7

اپنے فرائض کو انتہائی خوش اسلوبی، پوری توجہ اور محنت کے ساتھ ادا کرو

(فرمودہ 14 مارچ 1958ء بمقام محمود آباد اسٹیٹ سندھ)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ 1 یعنی اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی اور محسن ہوں۔ اِس آیت سے ظاہر ہے کہ تقوٰی اور احسان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ تقوٰی کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ پر توکّل کرے اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ حرام چیزوں سے بچتا رہے۔ اور مُحسن کے ایک ظاہری معنے تو یہ ہیں کہ انسان لوگوں پر احسان کرے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کے یہ معنے کیے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی ایسے رنگ میں عبادت کرے کہ اُسے یہ محسوس ہو کہ وہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ مقام کسی کو حاصل نہ ہو تو پھر اِس سے ادنیٰ مقام یہ ہے کہ وہ عبادت کرتے وقت یہ محسوس کرے کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے 2 یعنی نماز کا کامل ہونا احسان ہوتا ہے۔ اور ایک معنے لغت کے لحاظ سے یہ ہیں کہ انسان اپنے فرائض کو انتہائی خوش اسلوبی اور پوری توجہ کے ساتھ

ادا کرے۔ گویا خالی اٹکل پچّو طور پر کام نہ کرنا بلکہ ہر کام کی جو شرائط مقرر ہیں اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرنا اور ہر پہلو کے لحاظ سے اسے مکمل کرنا احسان کہلاتا ہے۔

اِس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت یہاں کے احمدیوں کے لیے بھی اپنے اندر بہت بڑا سبق رکھتی ہے۔ ان کو سمجھ لینا چاہیے کہ جس زمین پر وہ اِس وقت آباد ہیں یہ سلسلہ کی زمین ہے اس لیے ان کو ایسی محنت سے کام کرنا چاہیے کہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں اور وہ انہیں یہ نہ کہہ سکے کہ انہوں نے اپنے فرائض کو ادا نہیں کیا۔ بلکہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ کے مطابق پورا تقوٰی ان کے مدنظر ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ آمد پیدا کریں تا کہ اسے اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لیے خرچ کیا جا سکے۔ پھر تقوٰی کے ذکر کے بعد فرماتا ہے وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور احسان کے معنے اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کرنے کے ہیں۔ اِس لحاظ سے وقت پر ہل چلانا اور وقت پر فصلوں کو پانی دینا بھی احسان میں شامل ہے۔ پس ہر احمدی زمیندار کا فرض ہے کہ وہ وقت پر بیج ڈالے، وقت پر گوڈی کرے، وقت پر پانی کی نگرانی کرے اور وقت پر کٹائی کرے۔ یہ ساری چیزیں ''احسان'' میں شامل ہیں۔ اگر جماعت کے لوگ ایسا کرنے لگ جائیں تو یہاں کی پیداوار اتنی بڑھ سکتی ہے کہ ہم آسانی کے ساتھ کئی مساجد غیر ممالک میں بنا سکتے ہیں۔ محمد آباد اور بشیر آباد کی زمین مِلا کر غالباً دس ہزار ایکڑ ہوگی۔ اور ہالینڈ میں تین ہزار روپیہ فی ایکڑ، جاپان میں چھ ہزار روپیہ فی ایکڑ اور اٹلی میں چودہ سو روپیہ فی ایکڑ آمد حاصل کی جاتی ہے۔ اگر چودہ سو روپیہ فی ایکڑ ہی آمد مدنظر رکھی جائے تو دس ہزار ایکڑ سے ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ آمد ہو سکتی ہے۔ اور اگر تین ہزار آمد مدنظر رکھیں تو تین کروڑ روپیہ بن جاتا ہے۔ اور اگر ہماری تین کروڑ روپیہ آمد ہو جائے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ سارے یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کے لحاظ سے کتنا تہلکہ مچ سکتا ہے اور آپ لوگوں کی تھوڑی سی محنت سے تبلیغ کتنی آسان ہو جاتی ہے۔

کل میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر مختلف اسٹیٹیں اپنی آمد بڑھانے کی کوشش کریں تو ان کی آمدنوں کو بیرونی ممالک کی مساجد کے لیے وقف کر دیا جائے گا اور انہی کے نام پر ان ملکوں میں مساجد بنا دی جائیں گی۔ مثلاً لکھ دیا جائے گا کہ یہ لطیف نگر کی بنائی ہوئی مسجد ہے، یہ نور نگر کی بنائی ہوئی مسجد ہے، یہ محمد آباد کی بنائی ہوئی مسجد ہے۔ اس طرح ہر اسٹیٹ کی آمد سے اس کے نام پر مسجد بنا دی جائے

گی اور جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت بھی نازل ہوگی اور مسجد بنانے کا جو ثواب ہے وہ بھی انہیں ملے گا۔ اور پھر یورپ اور امریکہ میں جو مسلمان ہوں گے وہ الگ دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا بھلا کرے جنہوں نے ہمارے شہروں میں مسجدیں بنائی ہیں۔ کل میں نے دوستوں کو اس کی تحریک کی تھی۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو آمد بڑھانے کا شوق لوگوں میں ترقی کر سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان اسٹیٹوں کا اِتنا رقبہ ضرور ہے کہ ان کی آمد سے ایک سال میں ایک مسجد بن سکے لیکن اگر کوئی بہت ہی چھوٹی اسٹیٹیں ہوں تو وہ ایک سال میں نہ سہی تو دو سال میں بنالیں۔ بہرحال دوستوں کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہیے''۔ (الفضل 29 مارچ 1958ء)

1: النحل: 129

2: بخاری کتاب الایمان باب سُؤَال جِبْرِيْلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْاِیْمَانِ (الخ)